شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

اسلام اور طاغوتی طاقتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

سب سے پہلے پختہ یقین کے ساتھ دل میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات رحمن ورحیم اور علیم وخبیر ہے۔ اس کی بے حد اور بے حساب رحمت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اس نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ صرف ایک ہی حصہ اس نے تمام مخلوق میں تقسیم کیا ہے جس میں انس وجن اور دیگر ہر قسم کی مخلوق شامل ہے۔ اس تقسیم شدہ رحمت کا اندازہ لگائیں کہ ماں باپ کی اولاد سے اور نیک فطرت اور وفا شعار اولاد کی والدین کے ساتھ اور بہن بھائیوں اور دیگر اعزہ واقارب کی آپس میں کیسی اور کتنی محبت ہوتی ہے کہ بسا اوقات ایک دوسرے پر جان بھی قربان کر دیتے ہیں اور اس محبت کا حیوانات میں بھی' جو غیر ذوی العقول مخلوق ہے' بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور ننانوے حصے رحمت کے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھے ہیں جن کا ظہور قیامت کے دن ہوگا جیسا کہ صحیح حدیث (بخاری ج ۲ ص ۸۸۷۔ مسلم ج ۲ ص ۳۵۶۔ مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰۷) میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وسیع اور بے پایاں رحمت کو سمجھنے کے لیے بطور مثال کے یہ حدیث عقلمندوں کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ورحمتی وسعت کل شیء (قرآن کریم) اور حدیث شریف (بخاری ج ۱ ص ۴۵۳) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا" حدیث قدسی مروی ہے جو عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ نے درج کی ہے ان رحمتی غلبت غضبی کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور اس کا علیم وخبیر ہونا اس سے عیاں ہے کہ آسمان وزمین اور کل مخلوقات کا کوئی ذرا اس کے علم سے خارج نہیں ہے اور وھو بکل شیء علیم صرف اسی کی صفت ہے اور انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا اسی کی شان ہے' اس وصف میں مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک نہیں' نہ ذاتی طور پر اور نہ عطائی لحاظ سے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفات مختصہ ہیں۔

رحمٰن وعلیم کا مسلمانوں کو حکم

جب یہ بات مبرہن ہو گئی کہ رحمٰن بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے، علیم و خبیر بھی وہی ہے تو اس کا جو حکم ہو گا، وہ حق اور صحیح ہو گا کیونکہ رحمٰن کا کوئی بھی فرمان ظلم نہیں ہو سکتا اور نتائج و عواقب کو بھی وہی جانتا ہے اس لیے کسی حکم میں نقص اور لاعلمی نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا کوئی حکم جابرانہ، ظالمانہ اور وحشیانہ ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو خطاب ہے: یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین (پ ۶، المائدہ ۸)

"اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے۔ اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو"

اس واضح ارشاد سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہود و نصاریٰ سے (بلکہ تمام کفار سے جیسا کہ اس سے اگلے رکوع میں والکفار اولیاء کے الفاظ بھی موجود ہیں) دوستانہ تعلقات قائم کریں اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے نصرت و امداد کے طالب ہوں۔ باقی مروت و حسن سلوک، رواداری اور ظاہری خوش خلقی کا معاملہ ان کفار سے جائز ہے جو مسلمانوں کے خلاف دشمنی اور عناد کا مظاہرہ نہ کریں جیسا کہ سورت ممتحنہ میں اس کی تصریح موجود ہے اور صلح و عہد اور صوری موالات حسب قواعد شرعیہ اپنے اپنے موقع پر جملہ کفار سے درست اور صحیح ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیھود والذین اشرکوا (الایہ) (پ ۶، المائدہ ۱۱) "البتہ تو ضرور پائے گا سب لوگوں سے زیادہ دشمن مسلمانوں کا یہود کو اور مشرکوں کو"

اس سے بالکل عیاں ہو گیا کہ اہل ایمان کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی اور عداوت یہود کی ہے اور ان لوگوں کی جو شرک میں مبتلا ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، صدیوں سے اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ عہد شکنی اور اہل اسلام کو ڈنگ مارنا ان کی فطرت میں داخل ہے۔ اختیاری اور غیر اختیاری ہر طور پر وہ اہل اسلام کی نیش زنی سے باز نہیں آتے جیسا کہ بچھو کی فطرت ڈنگ مارنا ہے۔ وہ بلا کسی تمیز کے ہر ایک کو ڈنگ مارتا رہتا ہے، اسی طرح ان کا

بھی یہی حال ہے۔ ایک موقع پر بچھو نے آنحضرت ﷺ کو ڈنگ مارا تو آپ نے فرمایا کہ

لعن اللہ تعالی العقرب ما تدع نبیا ولا غیرہ الا لدغتھم (رواہ البیھقی عن علی امیر المومنین رضی اللہ عنہ قال الشیخ حدیث حسن لغیرہ۔ السراج المنیر ج ۳ ص ۱۹۶) "اللہ تعالٰی بچھو پر لعنت کرے جو نہ تو کسی نبی کو ڈنگ مارے بغیر چھوڑتا ہے اور نہ اس کے علاوہ کسی اور کو"

بچھو ملعون کی طرح یہود بھی ایک ملعون فرقہ ہے جس نے اپنے اپنے دور میں متعدد حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو شہید کیا اور آنحضرت ﷺ کو زہر خورانی اور جادو وغیرہ کے ذریعہ شہید کرنے کی کوششیں کیں اور اپنی عہد شکنی کی وجہ سے مدینہ طیبہ سے بسوئے خیبر (جو مدینہ طیبہ سے شام کی سمت پر دو سو میل دور ہے) جلا وطن کیے گئے۔ پھر باوجود وفاداری کے وعدہ کے حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ کو' جبکہ وہ خیبر میں ان کے مہمان تھے' مکان کی چھت سے نیچے گرا دیا جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ اور پاؤں ٹیڑھے ہو گئے (بخاری ج ۱ ص ۳۷۷) یہود کی ایسی خباثتوں اور شرارتوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ان کو عرب کی حدود سے تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کیا (بخاری ج ۱ ص ۳۱۵) اور آنحضرت ﷺ کے اس حکم اور ارشاد پر عمل کیا جس کے راوی خود حضرت عمرؓ ہیں کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لئن عشت لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا اترک فیھا الا مسلما (مسلم ج ۲ ص ۹۴ وترمذی ج ۱ ص ۱۹۴ وقال ہذا حدیث حسن صحیح وسنن الکبریٰ ج ۹ ص ۲۰۷ وکنز العمال ج ۴ ص ۵۰۶) "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو ضرور میں یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے نکال دوں گا یہاں تک کہ عرب کے جزیرہ میں بغیر مسلمانوں کے اور کسی کو نہیں چھوڑوں گا"

آنحضرت ﷺ نے تو یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا عزم مصمم کر رکھا تھا مگر سعودی حکومت پر ہزار افسوس ہے کہ شہزادوں نے موہوم خطرہ اور اپنے ذاتی دفاع کے لیے امریکہ کی فوجیں عرب کی سرزمین میں داخل کی ہیں اور اخبارات کے بیان کے مطابق ان کے تمام حلال وحرام اور جائز ،ناجائز مصارف بھی سعودی حکومت ہی برداشت کرتی ہے فالی اللہ المشتکی

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے

نام نہاد مسلمانوں کے اقتدار' امارت' وزارت اور کرسی کو تو خطرہ ہے اور ہو سکتا ہے اسی لیے تمام مسلمان ملکوں کے سربراہ امریکہ وغیرہ اپنے آقاؤں کی خوشنودی میں محو ہیں اور اپنی اپنی رعایا کو ترقی کی لوریاں دے رہے ہیں اور خوشیوں کے گیت سناتے رہتے ہیں اور جب بھی عوام اسلام کی آزادی کے نعرے بلند کرتے ہیں تو چمک اور خوف کے جادو سے وہ انہیں ناکام بنا دیتے ہیں

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

مگر اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ ہمارا یقین قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (پ ۲۹' سورۃ الصف ۱) "اور اللہ تعالیٰ اپنے نور (ایمان' شریعت اسلام اور دین) کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں"

یعنی مشرک اور کافر قومیں اپنا جتنا بھی زور صرف کریں اور اپنی مادی قوت اور سائنسی ایجادات واختراعات سے عوام کو محو حیرت کر دیں لیکن سب کچھ کرنے کے باوجود بھی مذہب اسلام کو ہرگز ہرگز نہیں مٹا سکتے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کے قطعی ارشاد کو کون ٹال سکتا ہے؟ اور وہ کب ٹلتا ہے؟

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مسلمان من حیث القوم بفضلہ تعالیٰ نہ تو قحط سالی اور غرقابی وغیرہ کسی آسمانی آفت سے ختم ہوں گے اور نہ کافر اور مشرک قومیں انہیں ختم کر سکتی ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ الاسلام یزید ولا ینقص (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۳۴۵ قال الحاکمؒ والذہبیؒ صحیح) کہ اسلام بڑھے گا اور گھٹے گا نہیں۔

مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی سے شمال کی طرف ایک چھوٹی سی مسجد ہے' اس کو مسجد بنی

معاویہ بھی کہتے ہیں کہ اس قبیلہ کے محلہ میں وہ واقع ہے اور مسجد اجابہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس جگہ آنحضرت ﷺ کی تین دعاؤں میں سے دو قبول ہوئی تھیں اور اجابت کے معنی قبولیت کے ہیں۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ "بے شک آنحضرت ﷺ ایک دن عالیہ (مدینہ طیبہ سے باہر ایک اونچی آبادی) کی طرف سے (مدینہ منورہ کی طرف) متوجہ ہوئے اور مسجد بنو معاویہ کے پاس سے گزرنے لگے تو آپ اس مسجد میں داخل ہوئے اور آپ نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی' پھر آپ نے لمبی دعا کی' پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں' دو اس نے مجھے دے دیں اور تیسری نہ دی۔ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری ساری امت قحط سالی میں ہلاک نہ ہو جائے' سو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ میری ساری امت غرقاب نہ ہو جائے' اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی اور میں نے اپنے رب سے یہ اپیل کی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے' تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہ فرمائی" (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

مسلم کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ساری امت مرحومہ کسی آسمانی آفت مثلاً" قحط سالی اور غرقابی (وغیرہ) کی وجہ سے ہرگز ہلاک نہ ہوگی۔ جس طرح کسی آسمانی آفت سے یہ امت تباہ اور فنا نہیں ہو سکتی' اسی طرح ساری دنیا کے کافر بھی اسے نیست ونابود نہیں کر سکتے۔

حضرت خباب بن الارتؓ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ بڑی لمبی نماز پڑھی۔ صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسی لمبی نماز پڑھی ہے جو پہلے آپ نے نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ شوق اور ڈر کی نماز تھی۔ میں نے اس نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ اس نے مجھے دو دے دیں اور تیسری نہ دی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت قحط سالی میں ہلاک نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری امت پر مخالف دشمن نہ مسلط ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی منظور فرمائی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا منظور نہ فرمائی" (ہذا حدیث حسن صحیح' ترمذی ج ۲ ص ۴۰)

یہ روایت بھی اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل ظاہر ہے کہ کافر قومیں مسلمانوں کے

وجود کو ختم نہیں کر سکتیں۔

اور حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ’’آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ (کشفی طور پر یا خواب میں) میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی اطراف کو دیکھا اور بے شک میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جو جو زمین کا حصہ میرے سامنے سمیٹا گیا اور مجھے دونوں خزانے سرخ اور سفید (قیصر روم کا علاقہ جس کا سکہ سونے کا ہوتا تھا جو سرخ ہوتا ہے اور فارس کے کسریٰ کا ملک جس کا سکہ چاندی کا ہوتا تھا جو سفید ہوتی ہے) اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کسی عام قحط سالی میں ہلاک نہ ہو جائے اور یہ کہ اس پر اس کے علاوہ کافر دشمن نہ مسلط ہو جائیں جو ان کی کھوپڑیوں کو اڑانا حلال سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اس کو رد نہیں کیا جا سکتا اور میں نے تیری امت کے لیے یہ منظور کر لیا ہے کہ اس کو قحط سالی میں ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے سوا (کافر) دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی کھوپڑیوں کو اڑانا حلال سمجھے یہاں تک کہ اگر زمین کے تمام اطراف کے کافر بھی جمع ہو جائیں تو تیری امت کے سروں کو نہیں ختم کر سکتے۔ ہاں امت آپس میں بعض بعض کو ہلاک کرتی اور بعض بعض کو قیدی بناتی رہے گی۔‘‘ (ہذا حدیث حسن صحیح' ترمذی ج ۲ ص ۴۰)

ان صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ ساری دنیا کے کافر جمع ہو کر بھی مسلمانوں کا وجود ختم نہیں کر سکتے اور تاریخی طور پر عیسائیوں کی برپا کی ہوئی صلیبی جنگیں اس کا ناطق ثبوت ہیں کہ پوری عیسائی دنیا مسلمانوں کو فنا کرنے کا منحوس ارادہ لے کر اٹھی تھی مگر مسلمانوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ اگر یہودیوں' عیسائیوں اور دیگر کافر قوموں کا یہ خیال ہو کہ اسلام کو دنیا سے مٹایا جا سکتا ہے یا مسلمانوں کا وجود ختم کیا جا سکتا ہے تو یہ ان کا باطل وہم ہے۔

ع این خیال است و محال است و جنوں

بارہا وہ ایسے کارنامے کر چکے ہیں اور اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ منہ کی کھائیں گے کیونکہ جو قوم موت کو حیات ابدی سمجھتی ہے اس کو شہادت سے کیا خوف ہے؟ ؎

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

طریقہ واردات

مسلمانوں کو اسلام سے ہٹا کر مرتد بنانے کے کافروں کے مختلف طریقے ہیں اور مرکزی

نکتہ ان کو زر، زن اور زمین کا لالچ دینا ہے۔ کبھی ملازمت دینے دلوانے کی شکل میں، کبھی تعلیم کا لالچ دینے کی اور کبھی مفت علاج و معالجہ کرنے کی صورت میں جیسا کہ عیسائی مشنریوں کا مختلف ممالک میں یہ طریقہ ہے اور کبھی حسن و جمال کے جال میں پھنسا کر مرتد بناتے ہیں اور ان امور میں یہودی خفیہ اور مالی طور پر اور عیسائی کھلے بندوں خدمت انسانی کے جذبے کے دھوکہ سے عوام کو بہکاتے ہیں اور کچے عقیدہ کے کلمہ گو لالچ میں آکر ان کے ہمنوا ہو کر ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے ہر بچے اور پکے مسلمان کو ان دشمنان اسلام کے دام سے بچائے اور ہر ایک مسلمان مرد و زن کو اخلاص کے ساتھ یہ دعا پڑھنی چاہئے: اللھم ثبت قلبی علی دینک یعنی "اے میرے اللہ! میرے دل کو اپنے سچے دین پر قائم رکھ"

اور ان باطل قوتوں کا مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جہاں برائے نام مسلمان حکمران ہیں، ان عیاشوں کو دولت اور عورت کے چکر میں قابو کرتے ہیں اور وہ ان کافروں کے ہمدرد ہو جاتے ہیں اور مال اور عیاشی کے مفاد کی خاطر ہر اسلامی عقیدہ اور نظریہ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور ایک یہ ہے کہ ان تمام اسباب پر جن سے عالم اسباب میں مال حاصل ہوتا ہے، مثلاً" سونا چاندی، پٹرول، تیل، گیس اور بجلی وغیرہ، ان سب پر کنٹرول حاصل کرتے ہیں اوز کر رکھا ہے تا کہ ہر وقت اہل اسلام ان کے محتاج اور کاسہ لیس رہیں اور ان کے طریقہ واردات میں یہ بھی ہے کہ جہاں جہاں بھی دینی مدارس قائم ہیں جو اسلام کے مضبوط قلعے ہیں، ان کو یا تو بالکل ختم کر دینے کے درپے ہیں تا کہ وہاں سے کوئی موثر آواز ہی باطل کے خلاف نہ اٹھ سکے اور یا ان پر کنٹرول کر کے اپنی مرضی کا نصاب ان میں داخل کر دیا جائے تا کہ وہاں سے مولانا نانوتویؒ مولانا گنگوہیؒ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا داؤد غزنویؒ اور مولانا عبد الحامد بدایونیؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہو سکیں اور ایسے خنثی مشکل قسم کے بابو نما مولوی پیدا ہوں جو بہ نسبت اکابر علماء کے لارڈ میکالے کے نظریات کے قریب ہوں اور امریکہ نواز حکومت کے خلاف کبھی بھی حق کی آواز بلند نہ کر سکیں اس لیے مدارس پر کنٹرول کی ٹھان لی ہے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اور کبھی علماء حق کو اور دینی مدارس کے کارکنوں کو رجعت پسند، کبھی بنیاد پرست، کبھی

دقیانوسی اور کبھی فرقہ واریت کی پیداوار اور کبھی دہشت گرد اور کبھی بزعم خویش ترقی سے روکنے والے قرار دے کر عامۃ المسلمین کو ان سے متنفر کرنے کی گہری سازشیں کی جاتی ہیں اور اب تو ہماری مہربان حکومت کی وزارت داخلہ کے ایک مراسلہ کے ذریعہ چاروں صوبوں کے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کی چھان بین کریں کہ کون سا ادارہ کس ملک سے امداد لے رہا ہے اور ان میں سے کون سے ادارے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے میں ملوث ہیں۔ نیز یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ وزارت داخلہ نے ملک بھر میں دینی درس گاہوں کی نئی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر دی ہے اور چاروں صوبوں میں پہلے سے قائم کردہ دو لاکھ سے زائد دینی درسگاہوں کے بارے میں چھان بین کے احکامات جاری کیے ہیں۔ الغرض یہ سب کچھ امریکی آقاؤں کو راضی کرنے کے ڈھنگ ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جس طرح جنرل ایوب خان صاحب' بھٹو صاحب' بے نظیر بھٹو صاحب وغیرہم اپنے اپنے دور میں دینی مدارس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے ہیں' ان شاء اللہ العزیز اس وقت کی حکومت بھی ناکام رہے گی اور دینی مدارس اپنا کام کرتے رہیں گے اور کبھی بھی باطل کے سامنے گردن نہیں جھکائیں گے۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میداں مگر جھکی تو نہیں

مغالطہ

باطل اور کافر قوتیں جب مسلمان حکمرانوں' سفیروں' وزیروں اور اس قسم کے اکثر مسلمانوں کو دیکھتی ہیں کہ وہ ان کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں اور شکل وصورت اور وضع قطع میں ان کے ہم مشرب ہیں تو یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ ہم نے تمام مسلمانوں پر قابو پا لیا ہے اور جیسا ہم چاہیں' سب سے کرا سکتے ہیں مگر یہ ان کا نرا وہم ہے اس لیے کہ ہر ملک میں مخلص اور پکے مسلمان بھی موجود ہیں جو ہر باطل کے خلاف آواز حق بلند کرتے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز کرتے رہیں گے اور وہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے اور نہ کریں گے۔ ان پر قابو پانا کسی کے بس میں نہیں ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ ایسے لوگ تاقیامت رہیں گے' گو قلیل ہوں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے آنحضرت ﷺ سے حدیث روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے امر اور دین پر قائم رہے گی' جو اس کی

مخالفت کرے گا، اس کی مخالفت تاقیامت امت کو ضرر نہیں دے سکے گی۔" (بخاری ج ۱ ص ۱۶)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "اور ہمیشہ یہ امت اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور اس امت کا غلبہ اس وقت تک رہے گا جب تک کہ قیامت نہ آ جائے" (بخاری ج ۱ ص ۴۳۹)

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت کا ایک گروہ حق پر تاقیامت ڈٹا رہے گا" (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۳۹، قال الحاکمؒ والذہبیؒ صحیح)

اور اہل حق کا یہ غلبہ باطل قوتوں پر دلائل وبراہین اور ادلہ کے ذریعہ بھی ہوا اور ہو گا جیسا کہ تاریخ عالم اس پر گواہ ہے اور قتال وجہاد کے ذریعہ سے بھی ہوا اور ہو گا۔ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی مرفوع حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں "میری امت کا ایک گروہ تاقیامت ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا" (مسلم ج ۱ ص ۸۷)

حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث میں ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دین (اسلام) ہمیشہ قائم رہے گا، اس کے دفاع کے لیے مسلمان قیامت تک لڑتے رہیں گے" (مستدرک ج ۴ ۴۴۹، قال الحاکمؒ صحیح علیٰ شرط مسلم وسکت علیہ الذہبیؒ)

ان صحیح اور صریح احادیث سے بالکل آشکارا ہے کہ اسلام قیامت تک باقی رہے گا اور اہل حق کا ایک گروہ اپنے دلائل سے لیس ہو کر اور آلات حرب سے مسلح ہو کر اسلام کا دفاع کرتا رہے گا۔ اگر کافروں اور مشرکوں کا یہ وہم ہے کہ اسلام کو مٹایا اور ختم کیا جا سکتا ہے تو یہ باطل وہم ان کو اپنے اذہان سے بالکل نکال دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی سے نہ تو اسلام مٹ سکتا ہے اور نہ مسلمان ختم ہو سکتے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز نہ دینی مدارس اسلامی ممالک سے نیست ونابود کیے جا سکتے ہیں اور نہ علماء کا وجود ختم کیا جا سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ چند درباری مولوی اور علماء سوء امریکہ اور امریکہ نواز حکومتوں کی راگنی الاپتے رہیں گے اور اپنی عاقبت کو دنیائے دنی کے لیے برباد کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل حق کو ان ذلیل خواہشات اور حرکات سے محفوظ رکھے، آمین۔